QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

التیسیر فی القراءات السبع از علامہ دانی کا تعارف، منہج واسلوب اور اثرات

"Al-Taysiir fi al-Qira'at al-Saba" by Allama Dani (may Allah have mercy on him)

Introduction, Methodology and Effects.

ڈاکٹر عبدالحیٔ*

ڈاکٹر محمد سعید طیب**

A very important and reliable book on the science of recitation is "Al-Taysiir fi al-Qira'at al-Saba'", which was compiled by Imam Abu Amr Uthman ibn Saeed al-Dani (may Allah have mercy on him) (444 AH), and it has a prominent position among the books on the science of recitation. His book "Al-Taysiir" is a short but comprehensive book in which he has compiled the authentic recitations of the Quran. In this book, he has narrated the schools of recitation of these (the seven reciters) with their authentic chain of transmission. And he has chosen two narrators (students) for each reciter, and for each narrator he has narrated a series of tariq (students of students). Therefore, it is a reliable book among the scholars of recitation due to its brevity and distinction. Rather, it is considered one of its important fundamental principles that cannot be dispensed with, and which is seen as superior to the rest of the books on recitation. The author has named this book as Al-Taysiir, meaning "ease", because the author, may God have mercy on him, has presented the schools of thought on the seven recitations in a very simple manner in this book. In this article, the scientific, temporal and spatial importance of this book, as well as its methodology and style, have been clarified, in which the reason for the compilation of the book, the purpose of its compilation, and the sources of the book have been discussed. Then, the definition of the Imams of Qira'at, their order and their chain of transmission to the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), and then the chain of transmission from the author to these Imams has been mentioned in detail. The book has been divided into two parts: Usul and Furus. In order to mention the Quranic recitations, the author first mentions the names of the Imams of the Quranic recitations, which are few, before the Quranic words. Then, after mentioning the controversial word, he explains how it is performed in their recitation. Then, with the word al-Baqun, he points to the remaining Imams of the Quranic recitations, how they have recited it. Among its beneficial effects is that everyone who comes after them has benefited from it.

Key Words: Al-Taysiir, Al-Qira'at al-Saba, Allama Dani, Importance, Introduction, Methodology, Effects

---

*لیکچرار، شعبہ اسلامی فکر و ثقافت، نمل یونیورسٹی، اسلام آباد ahayee@numl.edu.pk

**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، بحریہ یونیورسٹی، اسلام آباد msaeed.buic@bahria.edu.pk

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

علمِ قراءت کی ایک نہایت اہم اور معتبر کتاب "التیسیر فی القراءات السبع" ہے، جسے امام ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی رحمہ اللہ (444ھ) نے تالیف فرمایا ہے، اور کتبِ علم قراءات میں اسے نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ ان کی کتاب "التیسیر" ایک مختصر مگر جامع کتاب ہے جس میں انہوں نے قرآن کی مستند قراءات کو مرتب کیا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے ان (قراء سبعہ) سات قراء کی قراءتوں کے مذاہب کو اپنی صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اور ہر قاری کے لیے دو دو راویوں (شاگردوں) کا انتخاب کیا ہے، اور ہر راوی کے لیے ایک طریق (شاگردوں کے شاگرد) کا سلسلہ نقل کیا۔ لہٰذا یہ اپنے اختصار اور امتیاز کی بنا پر قراءات کے علما کے درمیان ایک معتبر کتاب ہے۔ بلکہ اس کے اہم بنیادی اصولوں میں شمار ہوتی ہے کہ جس سے مستغنی نہیں ہوا جا سکتا، اور جو باقی کتب قراءات سے فائق نظر آتی ہے۔ اس کتاب کا نام ہی مؤلف نے التیسیر یعنی آسانی رکھا ہے کیونکہ مؤلف رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں قرآء سبعہ کے مذاہب کو بہت ہی آسان کر کے پیش کیا ہے۔ اس مقالہ میں اس کتاب کی علمی، زمانی اور مکانی اہمیت کے ساتھ ساتھ اس کے منہج واسلوب کو واضح کیا گیا ہے، جس میں کتاب کا سبب تالیف، مقصدِ تالیف، مصادر کتاب کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ پھر ائمہ قراءات کا تعارف، ان کی ترتیب اور ان کی اسانید نبی کریم ﷺ تک اور پھر مصنف سے ان ائمہ تک کی اسانید کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ کتاب کو اصول وفروش دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ مؤلف قراءات قرآنیہ کو ذکر کرنے کے لیے سب سے پہلے کلمات قرآنی سے پہلے ان ائمہ قراءات کا نام ذکر کرتے ہیں جو کم ہوتے ہیں پھر اختلافی کلمہ ذکر کرنے کے بعد وضاحت کرتے ہیں ان کی قراءت میں اس کی ادائیگی کس طرح پھر الباقون کے لفظ سے باقی ائمہ قراءات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ان باقی ائمہ قراءات نے اسے کیسے پڑھا ہے۔ اس کے مفید اثرات میں سے یہ ہے کہ ان کے بعد ہر آنے والا اسی چشمہ سے سیراب ہوا ہے۔

اس مقالہ کو آسانی کی خاطر تین مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے۔

مبحث اول: کتاب التیسیر کی علمی، زمانی اور مکانی اہمیت

مبحث دوم: صاحب کتاب علامہ دانی رحمہ اللہ کا تعارف

مبحث سوم: کتاب کا منہج واسلوب اور اثرات

مبحث اول: کتاب التیسیر کی علمی، زمانی اور مکانی اہمیت

کتاب "التیسیر" کی اہمیت کے لیے یہی بات کافی ہے کہ اسے حفظ کرنے، منظوم اور شرح کرنے کے لحاظ سے علمائے قرآن کی طرف سے خاصی توجہ حاصل ہوئی ہے، جو قرآنی قراءات کی بہت سی دوسری کتابوں میں حاصل نہیں ہوئی۔ علم قراءات میں کتاب التیسیر کی بھی امام ابن مجاہد کی کتاب السبعۃ کی طرح علمی، زمانی و مکانی اہمیت ہے۔ اس کی اہمیت کو درج ذیل نکات میں بیان کیا گیا ہے

1. **علمی اہمیت**:(Scientific Importance)

علمی لحاظ سے دیکھا جائے تو امام ابو عمرو الدانی (۳۷۱ھ-٤٤٤ھ) نے بغداد کے علمی ماحول میں آنکھ کھولی، جو اس وقت علم کا ایک مرکز تھا۔ آپ کے شیوخ، تلامذہ اور علماء کا آپ کی آراء و اقوال کو قبول کرنا آپ کی علمی ثقاہت کی دلیل ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

1.علمِ قراءات کا بنیادی ماخذ

"التیسیر" قراءاتِ سبعہ پر ایک جامع اور مستند کتاب ہے جسے دنیا بھر کے قراء اور محققین بطورِ مرجع استعمال کرتے ہیں۔اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ قراءات سبعہ کی اہم اور بنیادی کتابوں میں "الشاطبیہ" "حرز الأمانی ووجہ التھانی" امام شاطبیؒ قاسم بن فیرہ بن خلف، ابو محمد الشاطبیؒ اندلسی (م:590ھ) ہے۔جو منظوم شکل میں 1173 اشعار پر مشتمل ہے، جس کے بغیر قراءات سبعہ کی تعلیم وتدریس ناممکن ہے۔اس کتاب کے مصادر میں سے "التیسیر" از علامہ ابو عمرو الدانی (م:444ھ) ہے، جبکہ اس سے پہلے بہت سی کتب قراءات منظر عام پر آچکی تھیں۔ان میں مشہور کتب قراءات درج ذیل ہیں:

1. امام ابو عبید القاسم بن سلام (م:224ھ)(پچیس قراء کی قراءات کو جمع کیا)
2. ابو حاتم سجستانی (م:225ھ)
3. احمد بن جبیر بن محمد کوفی (م:258ھ)، کتاب فی القراءات الخمسۃ (ہر علاقہ سے صرف پانچ قراء کا انتخاب کیا)
4. اسماعیل بن اسحاق مکی صاحب قالون (م:282ھ)، کتاب فی القراءات (اس میں بیس قراءات کو جمع کیا)
5. محمد بن جریر طبری (م:310ھ)، کتاب الجامع، (اس میں بیس قراءات کو جمع کیا)
6. امام ابو بکر احمد بن مجاہد تمیمی بغدادی (م:324ھ) ان کی مشہور کتاب "السبعۃ فی القراءات" (اس میں سات قراء کا انتخاب کیا)
7. ابو علی الفارسی (م:377ھ) الحجۃ للقراء السبعۃ

پھر اس کے بعد چوتھی صدی ہجری کے آخر میں ابو عمر احمد بن محمد طلمنکی (ت 429) مؤلف کتاب (الروضۃ) کے ذریعہ علم قراءات اندلس میں منتقل ہوا، پھر اس کے ساتھ مکی بن ابی طالب قیسی (ت 437ھ) مؤلف التبصرۃ، پھر حافظ ابو عمرو الدانی (م:444ھ) مؤلف التیسیر وجامع البیان آئے، اس طرح بہت سی تالیفات اور کتب منظر عام پر آئیں۔

یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ اس سے پہلے اتنی کتب تالیف کی جاچکی تھیں اور ابن مجاہد رحمہ اللہ کی کتاب، جسے تو سات قراء کے انتخاب میں اولیت بھی حاصل ہے کے باوجود امام شاطبیؒ رحمہ اللہ نے اپنی نظم کے لیے التیسیر کا انتخاب صرف فنِ قراءات میں اس کی شہرت اور اس کی صحت کی وجہ سے کیا، اس سے اس کتاب کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

2.اصول وفروش کی جامعیت

کتاب التیسیر میں اصول قراءات (یعنی عمومی قواعد جیسے ادغام، امالہ، وقف، مد وغیرہ) اور فرش الحروف (یعنی مخصوص الفاظ کی قراءت) کو نہایت باریک بینی سے بیان کیا گیا ہے۔

3.ضبط، اتقان اور تحقیق

امام دانی نے ہر قراءت کو سند اور تحقیق کے ساتھ بیان کیا، ایک تو یہ کہ ہر قراءت کو متصل سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ تک بیان کیا ہے تاکہ قراءات کی صحت ثابت ہو۔اور دوسرا لفظ کے صحیح اعراب اور حرکات کو بھی واضح کیا ہے، جس سے یہ کتاب علمی امانت و دیانت کی اعلیٰ مثال ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

4.علم قراءات کابنیادی مصدر

امام الشاطبیؒ نے اپنی مشہور منظوم کتاب ''حرز الأمانی ووجہ التهانی''(الشاطبیۃ)اسی "التیسیر "کی بنیاد پر لکھی، جو اس کتاب کی علمی اہمیت کی دلیل ہے۔

2.زمانی اہمیت:(Temporal/Historical Importance)

1.چوتھی صدی ہجری کا علمی تسلسل

زمانی اعتبار سے دیکھا جائے تو عباسی دور میں تیسری اور چوتھی صدی ہجری علوم کی تدوین کا دور تھا۔ اکثر علوم اسی دور میں مدون ہوئے۔علوم القرآن، تفسیر،اصول تفسیر، حدیث،علوم حدیث، فقہ واصول فقہ، لغت وغیرہ کی تدوین اسی زمانے میں ہوئی۔بقیہ علوم کی طرح علم قراءات کی تدوین بھی اسی زمانے میں ہوئی۔''التیسیر''چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں ہی لکھی گئی، جو اسلامی علوم کے عروج کا دور تھا، علامہ دانی نے علمِ قراءت کو منظم اور مدوّن انداز میں مرتب اور تحریر کیا۔

2.نصابی کتاب

اس دور میں علمِ قراءت کو صرف روایت کی بنیاد پر منتقل کیا جاتا تھا، لیکن ''التیسیر''کو باقاعدہ ایک تعلیمی نصاب کی شکل دی، بہت سے علماء کرام کو یہ کتاب زبانی یاد تھی۔[1]

3.کتابی شکل میں تدوین

''التیسیر''ان اولین کتب میں شمار ہوتی ہے جنہوں نے قراءت کو کتابی صورت میں محفوظ کیا اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک مستند حوالہ بن گئی۔

مشہور جدید نسخہ جات

التیسیر فی القراءات السبع کے متعدد قدیم وجدید نسخے ہیں جو مختلف محققین کی تحقیق سے طبع ہوئے ہیں۔

نمایاں مطبوعہ نسخے

سب سے پہلا مطبوع نسخہ مطبع عزیز، حیدر آباد دکن سے ١٣١٦ھ، بمطابق ١٨٩٨ء کو چھپا۔

دوسرا مشہور نسخہ ایک جرمن مستشرق اوتو پرتزل کی تحقیق سے استنبول سے ١٩٣٠ء میں چھپا، لیکن اس میں غلطیاں بہت ہیں، جس کی طرف ڈاکٹر حاتم صالح الضامن نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں تفصیلی سے گفتگو کی ہے۔دار الکتاب العربي، بیروت نے اسی کی کاپی، 1404ھ/1984ء میں شائع کی۔

تیسرا مشہور نسخہ ڈاکٹر حاتم صالح الضامن کا ہے، جس میں محقق نے الفاظ کی صحت اور روایات کی تصحیح پر زور دیا۔یہ نسخہ مکتبۃ الصحابہ الإمارات–الشارقۃ نے 1429ھ/2008ء میں شائع کیا۔

1.الدانی، عثمان بن سعید بن عثمان بن عمر، ابو عمرو(م:444ھ)، التیسیر فی القراءات السبع، تحقیق: فرید محمد غزوز، ناشر: دار ابن کثیر–بیروت، طبع: دوم، 1437ھ/2016م(ص:١٢٩تا١٤٢)

چوتھا مشہور نسخہ ڈاکٹر خلف بن حمود الشغدلی کی تحقیق کے ساتھ ہے جو ان کی پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے اور مکتبہ دار الاندلس، حائل کی طرف سے 1436ھ/2015م میں شائع ہوا۔

پانچواں مشہور نسخہ فرید محمد بن عزّوز کی تحقیق کے ساتھ نشر ہوا ہے، جسے دار ابن کثیر –بیروت نے، 1437ھ/2016ء میں طبع کیا ہے۔

3.مکانی اہمیت:(Geographical Importance)

مکانی اعتبار سے دیکھا جائے تو علامہ دانی (۳۷۱ھ-٤٤٤ھ) بھی اندلس، قرطبہ کے زرخیز علمی ماحول میں منصور بن عامر (م: ۳۷۱ھ) کے عہد میں پروان چڑھے۔ اندلس کے حکمران بھی نہایت علم دوست اور علماء کے بہت زیادہ قدردان تھے، جنہوں نے بہت سے مکتبہ جات کو قائم کیا، دنیا کے مختلف علاقوں سے نادر کتب منگوا کر، ان مکتبہ جات کی زینت بنایا۔

امام دانی کے شیوخ، تلامذہ، تصانیف وغیرہ سے ان کی علمی حیثیت سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ جہاں انھوں نے ابن مجاہد کی کتاب السبعۃ سے استفادہ کیا، وہاں قراءات کی اور بھی بے شمار کتب سے فائدہ اٹھایا۔ جس کا ہمیں ان کی تصانیف کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔

1. اندلس (اسپین) کا علمی مرکز ہونا

امام دانی کا تعلق اندلس سے تھا، جو اُس وقت اسلامی علوم کا ایک بڑا مرکز تھا۔ اس کتاب نے مغربِ میں قراءات کی تعلیم کو فروغ دیا۔

2. مشرق و مغرب کا علمی ربط

امام دانی نے مشرقی علماء سے بھی استفادہ کیا، اور ان کی کتاب کو مشرقی اسلامی دنیا (حجاز، مصر، عراق، شام) میں بڑی قبولیت حاصل ہوئی۔

3. عالمِ اسلام میں مقبولیت

"التیسیر" نہ صرف اندلس بلکہ پورے عالمِ اسلام میں قراءت کی تعلیم کا معیار بنی اور مختلف مدارس و جامعات میں صدیوں تک پڑھائی جاتی رہی۔ اور آج بھی قراء و علماء کے لیے ایک رہنما کتاب شمار ہوتی ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

مبحث دوم: تعارف ابو عمرو الدانی (371ھ-444ھ)(981ء-1053ء)

نام ونسب وپیدائش

عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید بن عمر اموی، ابو عمرو الدانی، ابن الصیرفی سے بھی معروف ہیں، اموی اس لیے کہ بنوامیہ کے موالی میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت سن 371ھ کو اندلس کے علاقہ قرطبہ میں ہوئی۔ امام قراءات کے علاوہ مُحدّث و مُفسر بھی ہیں۔ اندلس کی زرخیز علمی سرزمین اور علمی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں، اسی وجہ سے اندلسی کہلاتے ہیں۔ عمر کے آخری حصہ میں دانیہ کے علاقہ کو اپنا وطن بنالیا تھا، اسی لیے الدانی کے لقب سے معروف ہیں۔[1]

شیوخ

اپنے زمانے کے بڑے بڑے ائمہ قراءات سے کسبِ فیض کیا، ان میں خلف بن ابراہیم بن خاقان[2]، ابوالفتح فارس بن احمد[3]، اور ابوالحسن طاہر بن غلبون[4] وغیرہ شامل ہیں۔ امام ابن مجاہد کی کتاب السبعۃ کا ابو مسلم محمد بن احمد الکاتب[5] سے سماع کیا۔[6]

تلامذہ

آپ کے مشہور تلامذہ میں ابوداود سلیمان بن نجاح اموی[7]، عبدالحق بن ابی مروان بن ثلجی اندلسی[8] وغیرہ کے نام آتے

---

1. ذہبی، شمس الدین، محمد بن احمد بن عثمان بن قَایْماز، ابو عبداللہ (م: 748ھ)، معرفۃ القراء الکبار علی الطبقات والأعصار، ناشر: دار الکتب العلمیۃ، طبع: اول 1417ھ-1997م، (ص:٢٢٦)
2. خلف بن ابراہیم بن محمد بن جعفر بن خاقان، ابوالقاسم، مصری مقریٔ، قراءۃ ورش کے ماہر تھے۔ ان کے اساتذہ میں احمد بن اسامۃ تُجیبی، محمد بن عبداللہ المعافری اور تلامذہ میں ابو عمرو الدانی شامل ہیں۔ ذہبی، معرفۃ القراء الکبار علی الطبقات والأعصار، (ص: ٢٠٤)
3. فارس بن احمد بن موسی بن عمران، ابوالفتح حمصی مقریٔ الضریر. علم قراءات کے ماہرین فن میں سے ہیں، کتاب المنشأ فی القراءات الثمان کے مؤلف ہیں، آپ کے شیوخ ابواحمد السامری اور ابوالفرج الشنبوذی اور تلامذہ میں آپ کے بیٹے عبدالباقی اور ابو عمرو الدانی ہیں۔ مصر میں ٤٠١ھ میں اسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ ذہبی، معرفۃ القراء الکبار علی الطبقات والأعصار، (ص:٢١٢)
4. طاہر بن عبدالمنعم بن عبید اللہ بن غلبون الحلبی مصری، ابوالحسن ابن ابی الطیب، شیخ القراآت اور امام ابو عمرو الدانی کے استاد ہیں۔ علم قراءات میں ان کی مشہور کتاب التذکرۃ فی القراآت الثمان ہے، مصر میں ٣٩٩ھ میں وفات پائی۔ ذہبی، معرفۃ القراء الکبار علی الطبقات والأعصار، (ص:٢١٢)
5. محمد بن احمد بن علی بن حسین، ابو مسلم، المعروف بکاتب الوزیر ابی الفضل (جعفر بن الفضل) ابن حنزابۃ، ابو مسلم الکاتب، مصر کے رہنے والے تھے، ٣٩٩ھ میں وفات پائی۔ ذہبی، محمد (م: 748ھ)، سیر اعلام النبلاء، (٤١١)(٥٥٨/١٦)
6. ذہبی، معرفۃ القراء الکبار علی الطبقات والأعصار، (ص: ٢٢٦)
7. سلیمان بن نجاح بن ابی القاسم اموی، اندلسی، ابوداود، تفسیر، حدیث وقراءات کے عالم تھے، قرطبۃ میں پرورش پائی، ان کی 26 کے قریب تصانیف ہیں۔ ان میں البیان فی علوم القرآن ۳۰۰ اجزاء اور التبیین لھجاء التنزیل جلدیں۔ ٤٩٦ھ میں وفات پائی۔ ابن الجزری، غایۃ النھایۃ فی طبقات القراء (١٣٩٢)(١/ ٣١٦)
8. عبدالحق بن ابی مروان ابو محمد اندلسی المعروف بابن الثلجی شیخ، امام ابو عمرو الدانی سے التیسیر روایت کرتے ہیں۔ ابن الجزری، غایۃ النھایۃ فی طبقات القراء (١٥٣٩)(٣٥٩/١)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

ہیں۔[1]

علمی اسفار

امام ابو عمرو الدانی نے اندلس کے شرق و غرب کے علاوہ حجاز، مصر وغیرہ کے علمی اسفار کیے۔[2]

علماء کے اقوال

علماء کرام نے آپ کے علمی کمالات اور خوبیوں کا اعتراف کیا ہے اور کہا کہ تحقیق و اتقان میں آپ کا کوئی ثانی نہیں، بلکہ قراءات میں تو آپ کی تصانیف پر اعتماد کیا گیا ہے جیسا کہ حافظ الذہبی فرماتے ہیں:

"وما زال القرَّاء معترفين ببراعة أبي عمرو الدَّاني وتحقيقه وإتقانه، وعليه عمدتهم فيما ينقله من الرَّسم والتَّجويد والوجوه".[3]

قراء کرام نے ہمیشہ ابو عمرو الدانی کی ذہانت، ان کی علمی تحقیق و کارناموں اور مہارت کا اعتراف کیا ہے۔ علم الرسم، تجوید اور علم قراءات میں وجوہات میں ان کے نقل پر اعتماد کیا ہے۔

امام ابن الجزری فرماتے ہیں:

"ومن نظر كتبه علم مقدار الرجل وما وهبه الله تعالى فيه فسبحان الفتاح العليم."[4]

"جو شخص ان کی کتابوں کو دیکھے گا اسے ان کی قدر معلوم ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ نے انھیں جو عطا کیا ہے، پاک ہے الفتاح سب جاننے والا۔"

تصانیف

ان کی تصانیف بہت عمدہ اور بہترین ہیں، جن سے ان کی علمی حیثیت واضح ہوتی ہے۔ خاص طور کتاب جامع البیان جس میں ائمہ قراء سبعہ سے چالیس روایات اور ایک سو ساٹھ ۱٦٠ طرق کا ذکر کیا ہے۔[5]

امام ذہبی فرماتے ہیں: ان کتب کی تعداد ایک سو بیس (۱۲٠) ہے۔ بعض کتب کے نام درج ذیل ہیں:

1. كتاب جامع البيان في القراءات السبع، وطرقها المشهورة والغريبة
2. كتاب التيسير

1. ابن الجزری، (م: 833ھ)، غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء، (۱/ ٥٠٤)

2. الدانی، عثمان بن سعید بن عثمان بن عمر، ابو عمرو (المتوفی: 444ھ)، التیسیر فی القراءات السبع، تحقیق: فرید محمد غزوز، ناشر: دار ابن کثیر—بیروت، طبع: دوم، 1437ھ/2016م (ص: ١٦٤)

3. ذہبی، شمس الدین، محمد بن احمد بن عثمان بن قَایْماز، ابو عبداللہ (م: 748ھ)، تاریخ الِاسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام، تحقیق: الدکتور بشار عوّاد معروف، ناشر: دار الغرب الِاسلامی، طبع: اول، 2003م (١١٥)(٩/٦٥٩)

4. ابن الجزری، (م: 833ھ)، غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء، (۱/ ٥٠٤)

5. تفصیل کے لیے دیکھیں: الدانی، عثمان بن سعید بن عثمان بن عمر، ابو عمرو (م: 444ھ)، جامع البیان فی القراءات السبع، ناشر: جامعۃ الشارقۃ—الِامارات، طبع: اول، 1428ھ-2007م (۱/ ۳۸۹)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

3. کتاب المقنع فی رسم المصحف
4. کتاب المحتوی فی القراءات الشواذ
5. کتاب التمھید لاختلاف قراءۃ نافع بیس اجزاء20
6. کتاب الاقتصار فی القراءات السبع
7. کتاب مذاہب القراء فی الھمزتین
8. کتاب الفتح والامالۃ لأبی عمرو بن العلاء[1]

وفات:

آپ نے تہتر(73)سال کی عمر میں 15شوال444ھ میں وفات پائی۔[2]

مبحث سوم: کتاب التیسیر کا اسلوب و منہج اور اثرات

١-تعارف کتاب

علمِ قراءات کی اہم کتب میں سے امام ابو عمرو الدانی کی کتاب التیسیر ہے، جس کو علمِ قراءات کی اساسی و بنیادی کتب میں شمار کیا جاتا ہے۔ جس نے اہل علم کی طرف سے کافی توجہ حاصل کی ہے۔اسی لیے اس کی شروحات، مختصرات، تعلیقات، حواشی اور منظوم کلام موجود ہے۔اور سب سے عمدہ امام الشاطبیؒ کی منظوم ''حرز الأمانی ووجہ التھانی'' ہے، جس نے اس کی شہرت کو چار چاند لگا دیے ہیں، علامہ شاطبیؒ فرماتے ہیں

وَفِي يُسْرِهَا التَّيْسِيرُ رُمْتُ اخْتِصَارَهُ ... فَأَجْنَتْ بِعَوْنِ اللهِ مِنْهُ مُؤَمَّلاَ
وَأَلْفَافُهَا زَادَتْ بِنَشْرِ فَوَائِدٍ ... فَلَفَّتْ حَيَاءً وَجْهَهَا أَنْ تُفَضَّلاَ
وَسَمَّيْتُهَا "حِرْزَ الأَمَانِي" تَيَمُّنًا ... وَوَجْهَ التَّهَانِي فَاهْنِهِ مُتَقَبَّلاَ[3]

''اس قصیدہ کی آسانی میں ''التیسیر'' ہے جس کے اختصار کا میں نے ارادہ کیا ہے، پس اس (قصیدہ) نے اللہ تعالی کی توفیق اور مدد سے اس (کتاب التیسیر) سے اپنی آرزو کا پھل حاصل کر لیا۔''

''اور اس قصیدے کے مضامین بہت سے علمی فوائد میں تیسیر پر بڑھ گئے لیکن ان فوائد نے شرم کی وجہ سے اپنا چہرہ چھپایا ہوا ہے کہ کہیں اس قصیدہ کو فضیلت نہ دے دی جائے۔''

---

1. تفصیل کے لیے دیکھیں: ابن الجزری، غایۃ النھایۃ فی طبقات القراء(١/٥٠٤)وذہبی، تاریخ الاسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام،(١١٥)(٦٥٩/٩)
2. صفدی، صلاح الدین خلیل بن ایبک بن عبد اللہ (م: 764ھ)، الوافی بالوفیات، تحقیق: احمد الأرناؤوط وترکی مصطفی، ناشر: دار احیاء التراث—بیروت، طبع:1420ھ-2000م،(٢٠/٢١)
3. الشاطبی، القاسم بن فیرہ بن خلف بن أحمد الرعيني، ابو محمد (م: 590ھ)، متن الشاطبیۃ (حرز الأمانی ووجہ التھانی فی القراءات السبع، تحقیق: محمد تمیم الزعبی، ناشر: مکتبۃ دار الھدی ودار الغوثانی للدراسات القرآنیۃ، طبع: چہارم،1426ھ-2005م(ص:٦، شعر68-70)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

”میں نے برکت کے حصول کے لیے اس قصیدہ کا نام ”حرز الأمانی ووجہ التهانی“ رکھا، پس تو اس کو مبارک باد کہہ، کیونکہ یہ مقبول ہے۔ حرز الأمانی—آرزؤوں کا تعویذ ووجہ التهانی---مبارک بادی والا چہرہ[1]

ان اشعار میں امام شاطبیؒ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان کی کتاب کی اساس وبنیاد ”التیسیر“ ہے۔انہوں نے کتاب کے وصف کے ساتھ اس کے اصل نام کی بھی توضیح کر دی۔

ا-سببِ تالیف

اس کتاب کی تالیف کا سبب مصنف نے خود اپنی کتاب کے مقدمہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ کسی طالب علم نے ان سے سوال کیا کہ مختلف علاقوں کے قراء سبعہ کے مذاہب پر ایک ایسی مختصر کتاب لکھیں جس کا حصول قریب، حفظ اور مطالعہ کرنا آسان ہو، اور اس میں مشہور و معروف روایتیں اور طرق شامل ہوں، اور یہ آنے والے وقتوں میں عمدہ ذخیرہ اور قبولیت حاصل کرے، اور ائمہ متقدمین کے ہاں صحیح اور ثابت ہو۔2

اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں

"فاجبتكم الى ما سألتموه وعملت نفسى فى تصنيف ما رغبتموه على النَّحو الذى اردتموه، واعتمدت فى ذَلك عِلى الايجاز وِالاِختصار وَترك التَّطْويل والتكرار، وقربت الالفاظ وهذّبت التراجم ونبهت على الشىَء بمَا يؤُدى عن حقيِقته من غير استغراقَ لكى يوصل الى ذَلك فى يسرٍ ويتحفظ فى قرب وذكرت عَن كل وَاحد من الْقُرَّاء رَوايتين."[3]

”تو میں نے آپ کے سوال کا جواب دیا، اور میں نے اپنے آپ کو ایسی کتاب تصنیف کرنے کے لیے مشغول کیا جیسے آپ کی رغبت اور چاہت تھی۔ میں نے اس میں ایجاز واختصار پر انحصار کیا، اور طوالت اور تکرار کو چھوڑ دیا۔ الفاظ قراءات کو جمع کیا اور تراجم (ائمہ قراءات کے حالات زندگی) کو مہذب و بہتر انداز میں پیش کیا۔ اور میں نے زیادہ گہرائی میں جائے بغیر حقیقت (سچائی) کو پانے کی طرف متنبہ کیا ہے تاکہ اس تک آسانی سے پہنچا جاسکے، اور آسانی سے جلدی یاد ہو جائے اور میں نے ہر قاری سے دو راویوں کا ذکر کیا ہے۔

یعنی ایسی مختصر اور جامع کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ کیا جو طالب علموں کی چاہتوں کو مکمل کرنے اور پیاس کو بجھانے والی ہو اور درج ذیل خصائص پر مشتمل ہو۔

١-مختصر اور جامع ٢-عمدہ ترتیب ٣- صحیح ومستند ٤-آسان ٥-جلدی یاد ہو جانے والی

1. تھانوی، اظہار احمد، الشیخ المقری، امانیہ شرح شاطبیہ، قراءت اکیڈمی، لاہور، طبع: ندارد، (٢٩/١)

2. الدانی، عثمان بن سعید بن عثمان بن عمر، ابو عمرو (م: 444ھ)، التیسیر فی القراءات السبع، تحقیق: فرید محمد غزوز، ناشر: دار ابن کثیر—بیروت، طبع: دوم، 1437ھ/2016م (ص:١٦٤)

3. الدانی، التیسیر فی القراءات السبع (ص:١٦٤)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

ب۔مصادر کتب

علم قراءات کا تعلق استاد سے سماع اور تلقی اور سامنے بیٹھ کر حاصل کرنے کے ساتھ ہے توسب سے پہلے اس میں وہ بطور مصادر ہیں جو ابو عمر والدانی نے اپنے شیوخ سے استفادہ کیا ہے، دوسری چیز کتابیں ہیں۔اس میں کچھ شک نہیں کہ علامہ ابو عمر والدانی کی علم قراءات پر اس تصنیفِ لطیف سے پہلے بے شمار کتب منظر عام پر آچکی تھیں۔

ان مشہور کتب میں سب سے قدیم کتاب السبعۃ ابن مجاہد (ت 324)

پھر کتاب ارشاد ابو الطیب عبدالمنعم بن عبیداللہ بن غلبون المصری (ت 389)

کتاب ہادی محمد بن سفیان القیروانی (ت 415)

کتاب مجتبی عبدالجبار الطرسوسی (ت 420)

کتاب روضۃ ابو عمر احمد بن عبداللہ الطلمنکی (ت 429)

کتاب ہدایۃ ابو العباس احمد بن عمار مہدوی (ت بعد 430)

ابن خالویہ (م: ۳۷۰ھ) کی البدیع فی القراءات السبع۔ مکی بن ابی طالب قیسیؒ (ت 437) کی علم قراءات میں بڑی مفید کتب ہیں ان میں ۱-التبصرۃ، ۲-الکشف اور ۳-الإبانۃ عن معانی القراءات

باقی کتب کے علاوہ ان میں سے دو کتب التیسیر کے لیے بنیادی مصادر میں سے شمار ہوتی ہیں

۱-کتاب السبعۃ از ابن مجاہد (م: ۳۲٤ھ)

۲-کتاب التذکرۃ فی القراءات الثمان از طاہر بن غلبون (م: ۳۹۹ھ) یہ ابو عمر والدانی کے شیوخ میں سے ہیں۔[1]

۲- منہج کتاب

ا-مقدمۃ التیسیر

کتاب کے شروع میں علامہ ابو عمر والدانی نے مختصر مقدمہ لکھا ہے جس کا آغاز اللہ سبحانہ وتعالی کی حمد وثنا کے ساتھ کیا گیا ہے

ا-سبب تالیف پھر سب سے پہلے کتاب کی تالیف کی وجہ بیان کی ہے کہ ان سے مطالبہ کیا گیا کہ قراء سبعہ کے مقبول ومشہور مذاہب پر ایک مختصر کتاب تحریر فرمائیں، تو یہ کتاب اسی سوال کا جواب ہے۔

انہوں نے اپنی کتاب کو ابواب میں تقسیم کیا۔

ب-تذکرہ قراء

پہلے باب میں سات قاریوں کا تذکرہ کیا گیا ہے: نافع، ابن کثیر، ابو عمرو، ابن عامر، عاصم، حمزہ اور کسائی رحمہم اللہ اور ساتھ ان کے دو دو راویوں کی مختصر سوانح حیات کو پیش کیا ہے۔

1. الدانی، التیسیر فی القراءات السبع، مقدمۃ المحقق: فرید محمد غزوز، ناشر: دار ابن کثیر—بیروت، (ص: ۱۲۳)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

مقدمہ کے بعد سب سے اہم باب قراء کا تعارف ہے، اور یہ نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ ہے، جیسا کہ باب کے عنوان "باب ذکر اسماء الْقرَّاء والناقلین عنّهم وانسابهم وبلدانهم وکُنَاهم وموتهم" سے ظاہر ہے

بڑی عمدگی، انتہائی اختصار اور جامعیت کے ساتھ، کسی امام اور راوی کا تعارف دو یا تین سطر سے زیادہ بیان نہیں کرتے اور درج ذیل چھے عناوین کو بڑی خوش اسلوبی سے دو تین سطروں میں بیان کیا ہے۔

1. نام قراء
2. دوراویوں کے نام
3. نسب نامہ
4. علاقہ
5. کنیت
6. وفات

مثلاً امام نافع کا ترجمہ یوں بیان کیا ہے

نَافع المدنی: هُوَ نَافِع بن عبد الرَّحْمَن بن ابی نعیم مولی جَعَونَة ابْن شعوب اللیثی حَلیف حَمْزَة بن عبد الْمطلب اصله من اَصبهان ویکنی ابا رُوَیْم وقیل ابا الْحسن وقیل ابا عبد الرَّحْمن وتوفی بِالْمَدینَة سنة تسع وَسِتّین ومائة۔[1]

اس طرح تمام ائمہ قراءات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ترتیبِ قراء:

آپ نے سب سے پہلے مدینہ کے قاری امام نافع کا تذکرہ کیا ہے، جیسا کہ قراء کے ہاں معروف ہے، اس کے بعد مکہ کے قاری عبداللہ بن کثیر، پھر بصرہ کے قاری ابو عمرو بن العلٰی، پھر شام کے قاری عبداللہ بن عامر، پھر کوفہ کے قاری، عاصم، حمزہ اور الکسائی۔

علامہ ابو عمرو الدانی نے یہاں ابن مجاہد کی کتاب السبعۃ سے مختلف ترتیب رکھی ہے، مدینہ، مکہ کے بعد کوفیین کے بجائے ابو عمرو بصری اور عبداللہ بن عامر شامی کا تذکرہ مقدم کیا ہے۔

قراء کے رواۃ اور طرق

علامہ ابو عمرو الدانی پھر اسی طرح اختصار کے ساتھ ان کے دوراویوں کا تذکرہ کرتے ہیں، یعنی ہر امام کے دوراویوں پر اکتفا کیا ہے، جیسا کہ فرمایا

وذکرت عَن کل وَاحد من الْقُرَّاء روایتین[2]

میں نے ہر قاری سے دو دوراویوں کا تذکرہ کیا ہے۔

---

1. الدانی، التیسیر فی القراءات السبع، (ص:١٦٧)
2. الدانی، التیسیر فی القراءات السبع، (ص:١٦٤)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

مثلاً: امام نافع مدنی کے دوراویوں قالون اور ورش کا تذکرہ کیا ہے، امام ابن کثیر مکی کے دوراویوں البزی اور قنبل، امام ابو عمرو بصری کے دو راوی ابو عمر الداوی اور السوسی۔ عبداللہ بن عامر الشامی کے دوراوی ہشام اور ابن ذکوان، امام عاصم بن ابی النجود کوفی کے دوراوی حفص اور ابو بکر (شعبہ)۔ امام حمزہ الزیات کوفی کے دوراوی خلف اور خلاد، امام علی کسائی کوفی کے دوراوی الداوی اور ابو الحارث اللیث ہیں۔

امام ابو عمرو دانی نے ان راویوں کا انتخاب کس بنیاد پر کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ امام ابو عمرو الدانی نے کیونکہ امام ابن مجاہد کی کتاب السبعہ کو بنیاد بنایا ہے، اسی کو مہذب، بہتر اور اختصار کے ساتھ پیش کیا ہے۔

ج: ائمہ قراءات کی اسانید نبی کریم ﷺ تک

علامہ دانی نے اس کے بعد دوسرے باب پر باب ذکر الرجال کے نام سے عنوان قائم کیا ہے اور اس باب میں ان ائمہ قراءات کی اسانید کو نبی کریم ﷺ تک بیان کیا ہے مثلاً فرماتے ہیں

رجال نافع: ورجال نَافع الَّذين سماهم خَمْسَة ابو جَعْفَر يزيد بن الْقَعْقَاع القارىء وابو داود عبد الرَّحْمن بن هرمز الاعرج وشيبة بن نصَاح القاضي وابو عبد الله مسلم بن جندب الْهذلي الْقَاص وابو روح يزيد بن رومان واخذ هَؤُلَاء الْقِرَاءَة عَن ابي هُرَيْرَة وابن عَبَّاس وعبد الله بن عَيَّاش بن ابي ربيعَة عَن ابي بن كَعْب عَن النَّبِي ﷺ.

اس میں سب سے پہلے امام نافع کے پانچ شیوخ کا تذکرہ کیا اور پھر پانچ شیوخ نے جن صحابہ کرام سے قراءۃ حاصل کی، ان کا تذکرہ پھر وضاحت کی کہ ان صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے قراءۃ کو حاصل کیا۔ اسی طرح باقی قراء کی اسانید کو بیان کیا گیا ہے۔

د: تذکرہ اسانید (مصنف کی اسانید ائمہ قراءات تک)

تیسرے باب میں مصنف نے اپنی ان اسانید کا ذکر کیا ہے، جو روایت اور تلاوت کے اعتبار سے ان ائمہ تک پہنچتی ہیں۔

مثلاً اسناد قِرَاءَة نَافِع:

فاما رِوَايَة قالون عَنهُ

فحدثنَا بهَا احْمد بن عمر بن مُحَمَّد الجيزى قَالَ حَدثنَا مُحَمَّد بن احْمد بن منير قَالَ حَدثنَا عبد الله بن عِيسَى الْمدنِي قَالَ حَدثنَا قالون عَن نَافِع.

وقرأت بهَا الْقُرْآن كُله على شيخي ابي الْفَتْح فَارس بن احْمد بن مُوسَى بن عمرَان المقرىء الضَّرِير وَقَالَ لي قَرَأت بهَا على ابي الْحسن عبد الْبَاقِي بن الْحسن المقرىء وَقَالَ قَرَأت على ابراهيم بن عمر المقرىء وَقَالَ قَرَأت بهَا على ابي الْحُسَيْن احْمد بن عُثْمَان بن جَعْفَر بن بويان وَقَالَ قَرَأت على ابي بكر احْمد بن مُحَمَّد ابْن الاشعث وَقَالَ قَرَأت على ابي نشيط مُحَمَّد بن هَارُون وَقَالَ قَرَأت على قالون وَقَالَ قَرَأت على نَافِع.

واما رِوَايَة ورش

فحدثنَا بهَا ابو عبد الله احْمد بن مَحْفُوظ القَاضِي بِمصْر قَالَ حَدثنَا احْمد بن ابراهيم بن جَامع قَالَ حَدثنَا ابو مُحَمَّد بكر بن سهل قَالَ حَدثنَا عبد الصَّمد بن عبد الرَّحْمن قَالَ حَدثنَا ورش عَن نَافِع.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

وقرأت بهَا الْقران كُله على ابى الْقَاسم خلف بن ابراهيم بن مُحَمَّد بن خاقَان المقرىء بمصْر وقَالَ لى قَرأت بها على ابى جعفر احْمد بن اسامة التجيبى وقَالَ قرأت على اسمعيل بن عبد الله النّحاس وقَالَ قرأت على ابى يعقوب يوسف بن عَمْرو بن يسار الْأَزْرق وقَالَ قرات على ورش وقَالَ قَرَأت على نَافِع.[1]

ھ: تقسیم کتاب

علامہ ابو عمرو الدانی نے کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

اول: اصول دوم: فروش

اول: اصول

اصول اصل کی جمع ہے، لغت میں اصل اس چیز کو کہتے ہیں جس پر کسی دوسری چیز کا دار و مدار ہو۔[2]

قراء کی اصطلاح میں: عبارة عن الحكم المطرد، الحكم الكلى الجارى فى كل ما تحقق فيه شرطه.[3]

مطردہ وہ قاعدہ جو ہمیشہ ایک ہی طرح پر اپنی تمام جزئیات پر جاری ہوتا ہے۔ وہ قواعد کلیہ جو ایک ہی طرح کی حالت میں ہر جگہ جاری ہوتے ہیں یا وہ اصول جو ہر اس چیز میں لاگو ہوتے ہیں جن میں وہ شرائط پائی جاتی ہیں۔ قراءات سبعہ میں یہ اختلافی اصول سنتیس (۳۷) ہیں۔ مثلاً اظہار، ادغام، فتح، امالہ، تقلیل وغیرہ

امام ابو عمرو الدانی نے قراء سبعہ کے تمام اصول کو ۲۳ ابواب میں جمع کیا ہے۔ وہ ابواب درج ذیل ہیں

1. باب ذكر الاستعاذة
2. باب ذكر التسمية
3. سورة ام القرآن
4. باب ذكر بيان مذهب أبى عمرو فى الإدغام الكبير
5. باب ذكر المثلين فى كلمة وفى كلمتين
6. باب ذكر الحرفين المتقاربين فى كلمة وفى كلمتين
7. باب ذكر المد والقصر
8. باب ذكر الهمزتين المتلاصقتين فى كلمة
9. باب ذكر الهمزتين من كلمتين
10. باب ذكر الهمزة المفردة
11. باب ذكر نقل حركة الهمزة إلى الساكن قبلها
12. باب ذكر مذهب أبى عمرو فى ترك الهمز

---

1. الدانی، التیسیر فی القراءات السبع، (ص: ۱۹۱)
2. ابراہیم مصطفی/احمد الزیات وغیرہ، المعجم الوسیط، مجمع اللغة العربية بالقاهرة، ناشر: دار الدعوة (ص: ۲۰)
3. الضباع، علی محمد، الإضاءة فی بیان اصول القراءات، طبع: عبد الحمید احمد حنفی، بشارع المشهد الحسینی رقم ۱۸، مصر، (ص: ۲)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

13. باب ذكر مذهب حمزة وهشام فى الوقف على الهمز
14. باب ذكر الإظهار والإدغام للحروف السواكن
15. باب ذكر الفتح والإمالة وبين اللفظين
16. باب ذكر مذهب الكسائى فى الوقف على هاء التأنيث
17. باب ذكر مذهب ورش فى الراءات مجملا
18. باب ذكر اللامات
19. باب ذكر الوقف على أواخر الكلم
20. باب ذكر الوقف على مرسوم الخط
21. باب ذكر مذهب حمزة فى السكوت على الساكن قبل الهمزة
22. باب ذكر مذاهبهم فى الفتح والإسكان لياءات الإضافة
23. باب ذكر أصولهم فى الياءات المحذوفات من الرسم

اگر باب لمبا ہو اور اس میں بہت سی تفصیلات ہوں تو علامہ ابو عمرو الدانی باب کو مختلف فصول میں تقسیم کرتے ہیں جیسا کہ باب ذکر الفتح والإمالۃ وبین اللفظین، باب ذکر مذاھبھم فی الفتح والإسکان لیاءات الإضافۃ وغیرہ

دوم: فروش

فروش وہ مختلف فیہ کلمات جو اصول کلیہ کے ذیل میں نہیں آتے، بلکہ ترتیب قرآنی کے مطابق سورتوں میں متفرق ومنتشر طور پر پائے جاتے ہیں۔ بعض نے ان کو اصول کے مقابلہ میں فروع بھی کہا ہے۔[1]

امام ابو عمرو الدانی نے سورتوں کی ترتیب پر سورۃ البقرۃ سے سورۃ الناس تک جتنے اختلافی کلمات ہیں ان کو ائمہ قراءات کے مذاہب کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور خاص طور پر اس کی ادائیگی کی وضاحت کی ہے کہ ہر قاری نے اسے کیسے پڑھا۔

آپ نے تیسویں پارے میں سورتوں کے اختصار اور قلتِ اختلاف کی وجہ سے سورہ نباء سے سورۃ البلد کو ایک باب بنایا اور سورۃ البلد سے قرآن کے آخر تک کو ایک باب بنایا ہے۔ اختلاف قراءت والی سورتوں کا ان دو ابواب میں نام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

عرضِ قراءات کا طریقہ

مؤلف کلمات قرآنی سے پہلے ان ائمہ قراءات کا نام ذکر کرتے ہیں جو کم ہوتے ہیں پھر اختلافی کلمہ ذکر کرنے کے بعد وضاحت کرتے ہیں ان کی قراءت میں اس کی ادائیگی کس طرح پھر الباقون کے لفظ سے باقی ائمہ قراءات کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور وضاحت کرتے ہیں کہ ان باقی ائمہ قراءات نے اسے کیسے پڑھا ہے۔

مثلاً

1. تھانوی، اظہار احمد، الشیخ المقری، امانیہ شرح شاطبیہ، قراءت اکیڈمی، لاہور، طبع: ندارد، (۵/۲)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

قرأ الحرميان وأبو عمرو: ﴿وَمَا يُخَادِعُونَ﴾ بالألف مع ضم الياء وفتح الخاء وكسر الدال، **والباقون:** بغير ألف مع فتح الياء والدال.[1]

اصطلاحات

علامہ ابو عمرو الدانی نے الحرمیان، الکوفیون کی اصطلاح ایجاد کی۔[2]

٤-تکبیر میں امام ابن کثیر کا مذہب

امام ابن کثیر سے ان کے ایک راوی امام بزی نے سورۃ الضحیٰ سے لے کر آخر یعنی سورۃ الناس تک ہر سورۃ کے آخر میں تکبیر پڑھنا کو روایت کیا ہے، اس کے الفاظ کیا ہیں، کیسے پڑھنا ہے؟ حالِ مرتحل کیا ہے؟ اس بارے میں اپنے شیخ ابو الفتح فارس سے نبی کریم ﷺ تک باسند حدیث بطور دلیل ذکر کی ہے۔[3] جیسا کہ بہت سے قراء اور مصنفین کی عادت ہے۔

التیسیر کے اثرات

ہر وہ شخص جس نے علامہ الدانی کے بعد سات قراءات پر لکھا، اس نے امام ابو عمرو الدانی رحمہ اللہ کی کاوشوں اور تصانیف سے استفادہ کیا۔ علم قراءات میں کتاب السبعہ کے بعد بہت سی کتب تالیف کی گئیں لیکن جو شہرت کتاب التیسیر کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی۔ علم قراءات میں اسے ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ بعد میں آنے والوں نے اسی کو بنیاد بنایا، خاص طور پر امام الشاطبیؒ[4] جنھوں قراءات کو منظوم انداز میں پیش کیا، اور مشہور زمانہ کتاب الشاطبیۃ تحریر فرمائی، جس کو اتنی شہرت حاصل ہے کہ پوری دنیا میں نصاب کی کتاب ہے، جو ١١٧٣ اشعار پر مشتمل ہے، اور ہر شعر ''لا'' پر ختم ہوتا ہے، اسی لیے اسے قصیدہ لامیہ بھی کہتے ہیں۔ اس کے بغیر کوئی علم قراءات حاصل نہیں کر سکتا۔

وفي يسرِهَا "التَّيْسِيرُ" رمت اختصاره ... فَأَجْنَتْ بِعَوْنِ اللهِ مِنْهُ مُؤَمَّلَا[5]

---

1. الدانی، التیسیر فی القراءات السبع، (ص: ٣٠٣)
2. ایضًا، (ص: ١٦٤)
3. ایضًا، (ص: ٥٤٥ تا ٥٥١)
4. قاسم بن فیرُّہ بن خلف بن احمد رُعینی، ابو محمد شاطبیؒ (538ھ-590ھ) قراءت میں امام، حدیث، تفسیر اور لغت کے بھی عالم ہیں۔ قراءت میں حجت ہیں، نابینا تھے لیکن اللہ تعالی نے انہیں بہت بڑے فضل سے نوازا، ان کی کتب کو ایسی قبولیت عطا فرمائی کہ اب کوئی بھی شخص ان کی کتب پڑھے بغیر قراءت نہیں سیکھ سکتا، ان کی کتب شامل نصاب ہیں، سبعہ میں ''حرز الأمانی ووجہ التہانی'' شاطبیہ ١١٧٣ اشعار پر مشتمل قصیدہ لامیہ، اسی طرح علم رسم میں قصیدہ رائیہ ''عقیلۃ أتراب القصائد، فی أسنی المقاصد''، کے نام سے، علم عدد الآیات میں ''ناظمۃ الزہر'' تحریر کی اور یہ تینوں کتابیں شامل نصاب ہیں، امام ابن عبد البر کی مشہور کتاب ''التمہید'' کو پانچ صد اشعار میں قصیدہ دالیہ کے نام سے ملخص کیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء: ٢/٢٠
5. الشاطبی، القاسم بن فیرہ (م: 590ھ)، متن الشاطبیۃ، (ص: ٦، شعر 68-70)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

اس قصیدہ کی آسانی میں ''التیسیر'' ہے جس کے اختصار کا میں نے ارادہ کیا ہے، پس اس (قصیدہ) نے اللہ تعالی کی توفیق اور مدد سے اس (کتاب التیسیر) سے اپنی آرزو کا پھل حاصل کر لیا۔[1]

علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ نے اسے قراءات میں اپنی مشہور کتاب "النشر فی القراءات العشر" کا بنیادی ماخذ بنایا ہے۔ اپنی صحت، اختصار اور آسانی کی وجہ سے یہ کتاب واقعی اس موضوع پر کتابوں میں ایک زیور ہے۔ اور یہ ان اصولوں کی کتابوں میں سے ایک ہے جس پر کتاب النشر کے مصنف علامہ ابن الجزری نے انحصار کیا ہے، جو کہ قراءت کی اہم کتابوں میں سے آخری ہے۔ انھوں نے اپنی اس نظم ''طیبۃ النشر فی القراءۃ العشر'' میں بھی اس کا حوالہ دیا ہے، فرماتے ہیں

وهذه أُرجوزةٌ وجيزه ... جمعتُ فيها طُرقًا عزيزه
وَلَا أَقُولُ إِنَّهَا قدْ فضلَتْ ... حرزَ الأَمَانِي بل به قدْ كملتْ
حوتْ لما فيه معِ التَّيسيرِ ... وضعفِ ضعفه سوى التَّحرير
ضَمَّنْتُها كتَابَ نشرِ الْعشرْ ... فهْي به طَيِّبَةٌ فِي النَّشْرِ[2]

یہ ایک مختصر رجزیہ نظم ہے جس میں میں نے عظیم الشان طرق کو جمع کر دیا ہے۔
میں یہ نہیں کہتا کہ یہ قصیدہ فضیلت میں حرز الأمانی سے بڑھ گیا ہے، بلکہ یہ اس کی بدولت کامل ہو گیا ہے۔
اس قصیدہ نے التیسیر سمیت حرز الامانی کو جمع کیا ہے اور اس میں اس کے علاوہ بھی بہت کچھ زیادہ تحریر کیا گیا ہے۔
میں نے اس قصیدہ میں اپنی کتاب النشر فی القراءات العشر کو منظوم کیا ہے پس اس کی بدولت عمدہ خوشبو پھیل گئی ہے۔

اور جنہوں اس کا اختصار کیا ہے اس میں قاسم بن احمد حضرمی بستی جن کی کتاب کا نام ''الشافی فی اختصار التیسیر والکافی''[3]

التیسیر کی شرح کرنے والوں میں امام عبدالواحد بن محمد المالکی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے، جن کی کتاب کا عنوان ہے "الدر النثیر والعذب المنیر فی شرح مشکل والحل مقفلات اشتمل علیہا کتاب التیسیر لابی عمرو عثمان بن سعید الدانی ٤٤٤ھ"۔[4]

خلاصہ:

''التیسیر'' ایک ایسی علمی دستاویز ہے جس نے

- قراءات کے اصولوں کو محفوظ کیا ہے
- قراءِ سبعہ کی روایات کو صحیح و معتبر اسانید کے ساتھ ایک جگہ جمع کیا ہے
- اور آج بھی قراء و علماء کے لیے ایک رہنما اور مستند حوالہ ہے۔

1. تھانوی، اظہار احمد، الشیخ المقری، امانیہ شرح شاطبیہ، قراءت اکیڈمی، لاہور، طبع: ندارد، (٢٩/١)
2. ابن الجزري، شمس الدين، أبوالخير، محمد بن محمد بن يوسف (م: 833ه)، متنُ «طَيِّبَةِ النَّشْرِ» فِي القِرَاءَاتِ العُشْرِ، تحقيق: محمد تميم الزغبي، ناشر: دار الهدى، جدة، طبع: أول، 1414ھ-1994م، ص: 34، اشعار 55 تا 58
3. الدانی، مقدمۃ التیسیر فی القراءات السبع، (ص: ١٤٢)
4. المالقي، عبدالواحد بن محمد بن علي ابن أبي السداد الأموي المالقي (ت: 705)، شرح كتاب التيسير للداني في القراءات، تحقيق: عادل أحمد عبدالموجود، ناشر: دار الكتب العلمية، 2003م 1424ھ

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

نتائج بحث

1. امام ابن مجاہد کی کتاب السبعہ اور امام ابو عمرو الدانی کی کتاب التیسیر دونوں علم قراءات کی بنیادی کتب ہیں ۔"الفضل للمتقدم" کے تحت امام ابن مجاہد کو اولیت کا شرف حاصل ہے اور انھوں نے اس قراءات سبعہ کی بنیاد فراہم کی، جس پر امام ابو عمرو الدانی نے عمارت تعمیر کی اور علم قراءات کو انتہائی اختصار، سہل، مہذب اور عمدہ انداز میں پیش کیا اور پھر اسی کتاب کو امام الشاطبیؒ نے نظم میں پیش کیا اور علم قراءات کو نظم، لغت، ادب اور بلاغت کی چاشنی کے ساتھ دریا کو کوزے میں بند کر دیا۔اور اب یہ کتاب علم قراءات کے لیے داخل نصاب ہے، جس کے بغیر اب علم قراءات کا سیکھنا ناممکن ہے۔
2. علم قراءات کی بہت سی کتب تھیں لیکن جو اب ناپید ہیں جیسے ابو عبید قاسم بن سلام کی کتاب القراءات جنھوں نے پچیس ائمہ کی قراءات کو جمع کیا۔ان کتب کی غیر موجودگی میں اب یہ کتب ہمارے لیے کسی غنیمت سے کم نہیں۔
3. یہ کتب علم قراءات میں تحقیق کے لیے بنیادی مصادر ہیں۔
4. یہ کتب مستشرقین کے علم قراءات سے متعلق شبہات اور اعتراضات کا جواب ہیں ۔ کتاب التیسیر کو سب سے پہلے ایک مستشرق اوتو تریزل نے ہی اپنی تحقیق کے ساتھ طبع کرایا۔
5. ان اصل مصادر کی موجودگی سے نہ صرف قرآن مجید بلکہ اس کی قراءات، پڑھنے کے مختلف انداز تک محفوظ ہیں۔ حتی کہ وہ روایات بھی محفوظ ہیں جو کسی لحاظ سے یا کسی پہلو سے کمزور ہیں، ان روایات کو نہ صرف ذکر کیا گیا بلکہ ان کی کمزوری کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔

سفارشات

1. امام ابو عمرو الدانی علم قراءات میں ایک جگمگاتے ستارے کی مانند ہیں، علم قراءات میں ان کی بے شمار کتب ہیں، جو مختلف مقاصد کے پیش نظر تحریر کی گئی ہیں۔ان کتب میں تحقیق اور فرق نمایاں کرنے کی ضرورت ہے۔
2. علمائے امت نے دین کے کسی بھی پہلو میں کسی سوراخ یا شگاف کو نہیں چھوڑا کہ جس میں دشمنوں کو انگلی اٹھانے کا موقع ملے، ان کے بعد اس کی حفاظت اور اس کے آگے پہچانے کی اب یہ ہماری ذمہ داری ہے، اور چاہے یہ علم قراءات ہی کیوں نہ ہو۔